ترتیب، تخریج و اضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: **اربعینِ پیشینگوئیاں**

تألیف: **ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی**

ترتیب، تخریج واضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی** حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ- ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]. وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِه وَصَحَابَتِه أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ. أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾﴾ [الشوریٰ: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھٰی . ❶

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَـنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَـمَ شَيْـئًـا مِـمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَـذَبَ ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ﴾ . . الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' ❷

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًاؕ ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔ انہوں

---

❶ فتح القدير :488/1.

❷ صحيح بخاری، كتاب التفسير ، رقم :4612.

نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ . . . الآية ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۞ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۞ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرْقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ" [1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ . . .)) [2]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ . . .))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص: 63.

[2] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث :2668، عن زيد بن ثابت.

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ ." [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ ." [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِیْنِ .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: 27.

[2] شرف أصحاب الحديث، ص: 31.

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا .)) ❶

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِي زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ ❷

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

❶ العلل المتناهية :111/1۔ المقاصد الحسنة :411 .

❷ تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة ، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى ، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى :271/2، برقم :1727 .

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِی السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِىْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "اَلْاَرْبَعُوْنَ فِیْمَا أَخْبَرَ النَّبِیُّ ﷺ أَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. اَمَّا بَعْدُ:

خونریزی ہوگی

حدیث: 1

((عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَاْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ، لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ، وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ؟ فَقِيلَ: كَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: الْهَرْجُ، الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ.)) [1]

''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ لوگ وہ دن نہ دیکھ لیں جب نہ قاتل جانتا ہوگا کہ میں نے کیوں قتل کیا؟ اور نہ مقتول کو علم ہوگا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا؟ کہا گیا یہ کیسے ممکن ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خونریزی ہوگی۔ جس میں قاتل ومقتول دونوں جہنمی ہوں گے۔''

دلوں سے ایمان وایمانداری ختم ہوجائے گی

حدیث: 2

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ:

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى ان يكون مكان الميت من البلاء، رقم: 7304.

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا ، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ ، حَتّٰى تَصِيرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ ، عَلٰى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا ، فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰاتُ وَالْأَرْضُ ، وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ .)) [1]

''اور سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگوں کے دلوں پر ایسے آگے پیچھے فتنے آئیں گے جس طرح چٹائی کے تنکے آگے پیچھے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ لہٰذا جو دل ان فتنوں میں سے کسی ایک فتنہ کو قبول کرے گا تو اس دل میں ایک سیاہ نقطہ لگ جائے گا اور جو دل اس کو قبول نہیں کرے گا تو اس دل میں ایک سفید نشان لگ جائے گا یہاں تک کہ دل دو قسم کے ہوجائیں گے۔ ایک سفید سنگ مرمر کی طرح جس کو کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا جب تک زمین و آسمان قائم ہیں (یعنی جس طرح سنگ مرمر پر اس کے چکنے ہونے کی وجہ سے کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی اسی طرح اس کے دل میں ایمان کے مضبوط ہونے کی وجہ سے کوئی فتنہ اثر انداز نہیں ہوگا)۔ دوسری قسم کا دل سیاہ خاکی رنگ کے الٹے پیالہ کی طرح ہوگا یعنی گناہوں کی کثرت سے دل سیاہ ہوجائے گا اور جس طرح الٹے پیالہ میں کوئی چیز باقی نہیں رہتی اسی طرح اس دل میں گناہوں کی نفرت اور ایمان کا نور باقی نہیں رہے گا جس کی وجہ سے یہ نہ نیکی کو نیکی اور نہ برائی کو برائی سمجھے گا صرف اپنی خواہشات پر عمل کرے گا جو اس کے دل میں رچ بس گئی ہوں گی۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب رفع الامانة والايمان من بعض القلوب......، رقم: 369.

ارشاد نبوی کہ فلاں فلاں مشرکین کی ہلاکت کی جگہ یہ ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ ؕ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۝﴾ (النمل : 65)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے: آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی بھی غیب (کی بات) نہیں جانتا، اور وہ (خود ساختہ معبود) تو یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ (قبروں سے) کب اٹھائے جائیں گے۔''

حدیث :3

((وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَاوَرَ، حِینَ بَلَغَهُ اِقْبَالُ اَبِی سُفْیَانَ...... ، وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ ! وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ! لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِیضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا، وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلَی بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ: فَنَدَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ، فَانْطَلَقُوا حَتّٰی نَزَلُوا بَدْرًا، ...... فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ، وَیَضَعُ یَدَهُ عَلَی الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا، قَالَ: فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ، عَنْ مَوْضِعِ یَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.)) [1]

''اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ابوسفیان کے قافلے کی خبر ملنے پر مشورہ فرمایا، تو سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں اپنی سواریوں کو سمندر میں داخل کرنے کا حکم دیں گے تو ہم ان کو

[1] صحیح مسلم، کتاب الجهاد، رقم :4621.

سمندر میں بھی داخل کر دیں گے اور اگر آپ ہمیں حکم دیں گے کہ اپنی سواریوں کو ہانکتے ہوئے ''برک الغماد'' تک لے جائیں تو ہم یہ کر گزریں گے، چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نکلنے کا حکم دیا تو وہ روانہ ہوئے حتیٰ کہ بدر میں اترے۔ اب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، یہ فلاں فلاں کی ہلاکت کی جگہ ہے، اور آپ ﷺ نے زمین پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہاں اور یہاں آپ نے اشارہ کیا۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کے رکھے ہوئے ہاتھ کی جگہ سے اِدھر اُدھر نہیں مرا۔''

قیامت سے پہلے جھوٹی گواہیاں دی جائیں گی

حدیث: 4

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ .... شَهَادَةُ الزُّوْرِ، وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ.)) [1]

''اور سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے جھوٹی گواہی دی جائے گی، اور سچی گواہی چھپائی جائے گی۔''

حکمرانی نا اہل لوگوں کے سپرد کی جائے گی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝﴾ (يوسف : 3)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اے نبی!) آپ کی طرف یہ قرآن وحی کر کے ہم

---

[1] الأدب المفرد، رقم :1053، السلسلة الصحيحة، رقم :246/2.

آپ کو ایک بہترین داستان سناتے ہیں جبکہ یقیناً اس سے پہلے آپ بے خبروں میں سے تھے۔''

حدیث :5

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟...... قَالَ: فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ، قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول کریم ﷺ اپنی مجلس میں لوگوں سے محو گفتگو تھے کہ ایک دیہاتی صحابی آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! امانت کا ضیاع کیسے ہوگا؟ ارشاد فرمایا: جب ''حکمرانی'' نا اہل لوگوں کے سپرد کردیے جائیں تو قیامت کے منتظر رہو۔''

تیس کے قریب جھوٹے نبی ظاہر ہوں گے

حدیث :6

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ! وَفِي رِوَايَةٍ، كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

---

[1] صحيح بخاری، كتاب العلم، رقم: 59، وكتاب الرقاق، باب رفع لأمانة، رقم: 6496.

وَرَسُوْلِهِ ﷺ .))❶

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک کہ تیس کے قریب دجال اور جھوٹے (نبی) نہ ظاہر ہو جائیں جن میں سے ہر ایک ''رسول'' ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ ایک روایت میں ہے: ہر ایک اللہ عزوجل اور اس کے رسول (محمد ﷺ) پر بہتان باندھے گا۔''

عورتوں کے لباس ایسے کہ ان کے بدن نظر آئیں

حدیث :7

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَا أَرَاهُمَا بَعْدُ، نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، مَائِلَاتٌ، مُمِيْلَاتٌ عَلٰى رُؤُوْسِهِنَّ اَمْثَالُ اَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَرَيْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا، وَرِجَالٌ مَعَهُمْ أَسْوَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ، يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسِ .))❷

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو قسم کے لوگ آگ میں جانے والے ہیں جو ابھی تک مجھے نہیں دکھائے گئے۔ (ایک تو) ایسی عورتیں ہیں جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی رہتی ہیں، یہ مائل ہونے والی اور (لوگوں کو) مائل کرنے والی ہیں، ان کے سروں پر (جوڑے) بختی اونٹوں

---

❶ صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، رقم: 3609، صحیح مسلم، کتاب الفتن، رقم: 7342.

❷ مسند احمد: 469/2، 440، السنن الکبریٰ للبیهقی: 234/2، شرح السنة: 153/6، صحیح ابن حبان، رقم: 7461۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کے کوہانوں کی طرح حرکت کرتے ہوں گے۔ یہ جنت کو دیکھیں گی نہ اس کی خوشبو پاسکیں گی، اور (دوسرے) کچھ آدمی ہیں جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے (لاٹھیاں) ہیں جن کے ساتھ وہ لوگوں کی پٹائی کرتے ہیں۔''

حکمران سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کریں گے

حدیث :8

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَكُوْنُ بَعْدِى اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَاىَ ، وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِى ، وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِى جُثْمَانِ اِنْسٍ .))[1]

''اور سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے جو میری ہدایت سے منہ پھیریں گے، اور میری سنت سے اعراض کریں گے، اور ان (کی انتظامیہ) میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے جسموں میں شیطانوں کے دل ہوں گے۔''

اچانک اموات ہوں گی

حدیث :9

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِنْ اِقْتَرَابِ السَّاعَةِ اَنْ يُرَى الْهِلَالُ قَبَلًا فَيُقَالُ لِلَيْلَتَيْنِ ، وَاَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا ، وَاَنْ يُظْهَرَ مَوْتُ الْفُجَأَةِ .))[2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الامارة، رقم :4785.

[2] صحيح الجامع الصغير وزيادته، للالبانى، رقم الحديث :5775.

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب (پہلی رات کا) چاند بڑا نظر آئے گا لوگ اسے دوسری رات کا چاند کہیں گے، مساجد کو راستہ بنالیا جائے گا (یعنی لوگ مساجد سے گزریں گے یا زیارت کریں گے لیکن نماز نہیں پڑھیں گے)، اور اچانک موت عام ہوگی۔''

بے حیائی عام ہوگی

حدیث: 10

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَحْشَ وَالتَّفَحُّشَ اَوْ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ، قَالَ: وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفَحْشُ وَالتَّفَاحُشُ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ بے حیائی پھیلنے اور پھیلانے کو ناپسند کرتا ہے، یا بے حیائی پھیلانے والے سے بغض رکھتا ہے۔ اور آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ بے حیائی (خوب) پھیل جائے گی۔''

جھوٹ کثرت سے بولا جائے گا

حدیث: 11

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْكِذْبُ، وَيَتَقَارَبَ الْاَسْوَاقُ .)) [2]

---

[1] مسند احمد :217/2، مستدرك حاكم :75/1۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحيح بخاری، كتاب الفتن، باب ظهور الفتن، رقم :7061.

اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم ہونے سے پہلے فتنے ظاہر ہوں گے، جھوٹ بکثرت ہوگا، بازار قریب ہوجائیں گے۔''

اُمت مسلمہ پہلی امتوں کے قدم بقدم چلے گی

حدیث: 12

((وَعَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّی لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ ، قُلْنَا: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! الْیَهُودُ وَالنَّصَارَی؟ قَالَ: فَمَنْ؟)) [1]

''اور سیّدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پہلی امتوں کے قدم بقدم چلو گے اور ان کی پوری پوری اتباع کرو گے۔ یہاں تک کہ وہ اگر وہ گوہ (ایک جانور کا نام) کے سوراخ میں گھسیں تو تم بھی اس میں گھس کر رہو گے۔ یعنی اگر وہ کوئی ذلیل ترین کام کریں گے تو تم بھی وہ کام کرو گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یارسول اللہ! کیا پہلی امتوں سے آپ کی مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نہیں تو پھر اور کون؟''

عمل میں نقص واقع ہوگا

حدیث: 13

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: یَتَقَارَبُ

[1] صحیح بخاری، کتاب الإعتصام بالکتاب والسنة، رقم: 7320، صحیح مسلم، رقم: 2669، مستدرك حاکم: 93/1.

الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ.)) ❶

اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کی علامات میں سے ہے کہ) زمانہ قریب آ جائے گا، عمل میں نقص واقع ہوگا اور بخیلی پیدا ہو جائے گی۔"

مکھی کے بارے عجیب خبر

حدیث :14

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً ا وَفِي الْآخَرِ دَاءً ا.)) ❷

اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اسے مکمل ڈبوئے، پھر اسے باہر نکال دے، کیونکہ اس کے ایک پَر میں شفا ہوتی ہے اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے۔"

علم اٹھ جائے گا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴾ (لقمان : 34)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ، اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ

❶ صحيح بخاری، كتاب الفتن، باب ظهور الفتن، رقم :7061.

❷ صحيح بخاری، كتاب الطب، رقم :5782.

بارش برساتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹوں میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائی کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، پوری خبر رکھنے والا ہے۔''

حدیث :15

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ، وَيَكْثُرَ الْهَرَجُ .)) [1]

''اور سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم کا اٹھ جانا، جہالت اور قتل و غارت گری کا بڑھ جانا، قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔''

ظلم وستم عام ہو جائے گا

حدیث :16

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ، مَآئِلَاتٌ، رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَاِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا .)) [2]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

---

[1] صحيح بخارى، كتاب العلم، باب رفع العلم وظهر الجهل، رقم: 80، 5231، 5577.

[2] صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب النساء الكاسيات العاريات، رقم: 5582.

کہ میری امت میں دوقسم کے لوگ پیدا ہونے والے ہیں جن کو میں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ ایک وہ مرد جن کے ہاتھوں میں بیلوں کی دموں کی مانند کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں پر ظلم توڑیں گے۔ دوسرے وہ عورتیں جو لباس تو پہنے ہوئے ہوں گی لیکن درحقیقت برہنہ ہوں گی۔ ان کا حال یہ ہوگا کہ وہ مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور اسی طرح خود بھی غیر مردوں کی طرف مائل ہوں گی۔ ان کے سروں کے اوپر ایسے جوڑے بندھے ہوئے بال ہوں گے جیسے اونٹ کے کوہان اونچے معلوم ہوتے ہیں۔ نہ وہ جنت میں جائیں گی اور نہ اس کی خوشبو سونگھ سکیں گی حالانکہ اس کی خوشبو بڑے فاصلہ سے مہکتی ہوگی۔''

زنا عام ہوجائے گا

حدیث:17

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! لَا تَفْنٰی هٰذِهِ الْاُمَّةُ حَتّٰی یَقُوْمَ الرَّجُلُ اِلَی الْمَرْاَةِ فَیَفْتَرِشُهَا فِی الطَّرِیْقِ فَیَکُوْنُ خِیَارُهُمْ یَوْمَئِذٍ مَنْ یَّقُوْلُ: لَوْ وَارَیْتَهَا وَرَاءَ هٰذَا الْحَائِطِ .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ امت اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ (یہ حالت نہ ہوجائے کہ) آدمی عورت کے ساتھ برسر بازار زنا کرے گا، اور اس وقت بہترین آدمی وہ ہوگا جو یہ بات کہے گا، کاش! تم اسے دیوار کے پیچھے لے جاتے۔''

[1] فتح الباری: 84/13، بسنده حسن.

گانا بجانا حلال سمجھا جائے گا

حدیث :18

((وَعَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعُرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ، وَالْحَرِيرَ، وَالْخَمْرَ، وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ، يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الْفَقِيرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ، وَيَضَعُ الْعَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوعامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ ایسے بُرے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا کاری، ریشمی لباس، شراب اور گانے بجانے کو حلال سمجھیں گے اور (ان میں سے) کچھ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر (اپنے بنگلوں میں رہائش کے لیے) چلے جائیں گے۔ ان کے چرواہے صبح وشام مویشی لائیں گے اور لے جائیں گے۔ ان کے پاس کوئی فقیر اپنی حاجت کی غرض سے آئے گا تو وہ ٹالنے کے لیے اس سے کہیں گے کہ کل آنا، لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی انہیں (سرکشی کی وجہ سے) ہلاک کردے گا، ان پر پہاڑ گرادے گا اور ان میں سے باقی بچنے والوں کو قیامت تک کے لیے بندر اور خنزیر کی صورتوں میں مسخ کردے گا۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الاشربة، باب ما جاء فيمن يستحل الخمر ويسميه بغير اسمه، رقم: 5590.

دنیا کی قومیں مل کر مسلمانوں پر حملے کریں گی

حدیث:19

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَا ثَوْبَانُ! كَيْفَ أَنْتَ إِذَا تَدَاعَتْ عَلَيْكُمُ الْأُمَمُ كَتَدَاعِيكُمْ عَلَى قَصْعَةِ الطَّعَامِ يُصِيبُوْنَ مِنْهُ، قَالَ ثَوْبَانُ: بِأَبِی وَأُمِّی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمِنْ قِلَّةٍ بِنَا؟ قَالَ: لَا، أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنْ يُلْقَى فِی قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنُ قَالُوْا: وَمَا الْوَهْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: حُبُّكُمُ الدُّنْيَا وَكِرَاهِيَتُكُمُ الْمَوْتَ.)) [1]

اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے ثوبان! اس وقت تمہارا (مسلمانوں کا) کیا حال ہوگا جب (کافر) امتیں تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گی، جس طرح تم کھانے کے برتن پر ٹوٹ پڑتے ہو؟ حضرت ثوبان نے کہا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ کیا اس وقت ہم قلت میں ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ تم کثرت میں ہوگے، لیکن اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ''وھن'' ڈال دے گا۔ صحابہ نے پوچھا: یارسول اللہ! وھن کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: دنیا سے محبت اور موت سے نفرت۔''

---

[1] مسند أحمد: 473/2، سنن ابی داؤد، کتاب الفتن والملاحم، رقم: 4297، السلسلة الصحيحة، رقم: 647/2.

عورت اپنے خاوند کے کاروبار میں شریک ہوگی

حدیث :20

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيْمُ الْخَاصَّةِ، وَفُشُو التِّجَارَةِ، حَتّٰى تُشَارِكَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي التِّجَارَةِ.)) ❶

''اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے صرف خاص لوگوں کو سلام کیا جائے گا اور تجارت پھیل جائے گی حتیٰ کہ عورت اپنے خاوند کے کاروبار میں مشارکت کرے گی۔''

لوگ مساجد میں فخر ومباہات کریں گے

حدیث :21

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ.)) ❷

''اور سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ لوگ مسجدوں میں فخر ومباہات کریں گے۔''

---

❶ مسند احمد: 509/1، مستدرك حاكم: 493/4، السلسلة الصحيحة: 246/2، مسند البزار: رقم4307، الادب المفرد، رقم :1053.

❷ سنن ابو داؤد، رقم: 449، سنن ابن ماجه، كتاب المساجد، رقم: 724۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حلال وحرام میں تمیز ختم ہو جائے گی

حدیث :22

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَیَأْتِیَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ضرور ایسا وقت آنے والا ہے کہ آدمی اس بات کی بالکل فکر نہیں کرے گا کہ جو مال اس نے حاصل کیا وہ حلال ہے یا حرام ہے۔''

علم دین کی اشاعت ہوگی

حدیث :23

((وَعَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: لَیَبْلُغَنَّ هٰذَا الْاَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ، وَلَا یَتْرُكُ اللّٰهُ بَیْتَ مَدْرٍ وَلَا وَبْرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ هٰذَا الدِّیْنَ، یُعَزُّ عَزِیْزٌ اَوْ یُذَلُّ ذَلِیْلٌ عِزًّا یُعِزَّ اللّٰهُ بِهِ الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهٗ، وَذِلًّا یُذِلُّ اللّٰهُ بِهِ الْكُفْرَ.)) [2]

''اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اسلام وہاں تک پہنچے گا جہاں تک گردش لیل ونہار پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ کوئی مٹی کا گھر یا خیمہ ایسا نہیں چھوڑیں گے جہاں یہ دین داخل نہ ہو۔ یہ دین

---

[1] صحیح بخاری، کتاب البیوع، رقم :2083، سنن نسائی، رقم :4459.

[2] مجمع الزوائد، رقم الحدیث :9807.

عزت والوں کی عزت میں اضافہ کرے گا اور ذلیل لوگوں کی ذلت میں اضافہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسلام کے ساتھ عزت والوں اور اس کے ماننے والوں کو مزید عزت دے گا اور ذلیل لوگوں کو اللہ تعالیٰ کفر کے ساتھ مزید ذلیل کرے گا۔"

رشتہ داریاں توڑ دی جائیں گی

حدیث :24

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيْمَ الْخَاصَّةِ، وَفَشُو التَّجَارَةُ، حَتّٰى تُعِيْنَ الْـمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ، وَقَطْعُ الْأَرْحَامِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ وَظُهُوْرُ الْقَلَمِ .)) [1]

"اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن صرف مخصوص لوگوں کو سلام کیا جائے گا، تجارت اس قدر پھیل جائے گی کہ عورت تجارت میں اپنے خاوند کا ہاتھ بٹائے گی، رشتہ داری توڑی جائے گی، جھوٹی گواہی دی جائے گی، حق چھپایا جائے گا اور قلم کا ظہور (پھیلاؤ) ہوجائے گا۔"

مصر فتح ہوگا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿الٓمّٓ ۟ۚ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۟ۙ فِيْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ وَ هُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۟ۙ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ۬ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْۢ بَعْدُ ؕ وَ يَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۟ۙ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ

[1] مسند احمد :509/1، السلسلة الصحيحة :246/2.

الرَّحِيْمُ ۝ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾

(الروم : 1 تا 6)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: الٓمّٓ۔ رومی مغلوب ہوگئے۔ قریب ترین سرزمین (شام وفلسطین) میں، اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہوں گے۔ چند برسوں میں، اقتدار و اختیار اللہ ہی کے لیے ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی، اور اس (غلبے والے) دن مومن بھی (اپنی فتح پر) خوش ہوں گے۔ اللہ کی مدد سے، وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے، اور وہ نہایت غالب، بہت رحم کرنے والا ہے۔ (یہ) اللہ کا وعدہ ہے، اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

حدیث :25

((وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ ، وَهِیَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيهَا الْقِيرَاطُ ، فَاِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَاَحْسِنُوا اِلَى اَهْلِهَا ، فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا . اَوْ قَالَ: ذِمَّةً وَصِهْرًا ، فَاِذَا رَاَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِی مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا ، قَالَ: فَرَاَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِی مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا .))[1]

''اور سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مصر کو فتح کرو گے، وہ ایسی زمین ہے جس میں رائج سکے کا نام قیراط ہے۔ جب تم اسے فتح کرو تو اس کے رہنے والوں سے احسان کرنا، کیونکہ ان کا تم پر حق ہے اور رحم کا رشتہ بھی ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کا تم سے دامادی رشتہ ہے۔

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، رقم :6494.

جب تم دیکھو کہ وہاں دو آدمی ایک اینٹ کی جگہ پر لڑ رہے ہیں تو وہاں سے نکل جانا۔ راوی فرماتے ہیں: میں نے عبد الرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ اور ان کے بھائی ربیعہ کو دیکھا کہ وہ دونوں ایک اینٹ کی جگہ کی وجہ سے لڑ رہے تھے تو میں وہاں سے نکل گیا۔''

زلزلے بکثرت مانگے

حدیث: 26

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى یُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ علم قبض کرلیا جائے گا، زلزلے بکثرت ہوں گے اور زمانہ قریب آ جائے گا۔''

عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول ہوگا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَیُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ ۚ وَ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ یَكُوۡنُ عَلَیۡهِمۡ شَهِیۡدًا ۚ﴾ (النساء : 159)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ بچے گا جو عیسیٰ پر ان کی موت سے پہلے ایمان نہ لے آئے، اور قیامت کے دن وہ ان سب پر گواہ ہوں گے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء، باب ما قیل فی الزلازل والآیات، رقم: 1036، صحیح مسلم، کتاب العلم، رقم: 2671.

حدیث :27

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ، حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَئُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۚ﴾ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عنقریب عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) تم میں عادل حکمران (کی حیثیت میں آسمان سے) اتریں گے، وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو مار دیں گے، جزیہ کو ختم کردیں گے، مال کی بہتات ہوجائے گی کوئی شخص مال لینے کے لیے تیار نہ ہوگا یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔ اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اگر تم (دلیل) چاہتے ہو تو اس ایت کی تلاوت کرو: (جس کا ترجمہ یہ ہے) کہ: کوئی اہل کتاب ایسا باقی نہیں رہے گا جو عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے قبل ان پر ایمان نہ لے آئے گا۔''

زمانہ تیزی سے گزرے گا

حدیث :28

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ

[1] صحيح بخاری، كتاب أحاديث الأنبياء، رقم :3448.

السَّـاعَةُ حَتّٰی یَتَقَارَبَ الزَّمَانُ ، فَتَكُونُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ ، وَالشَّهْرُ كَـالْجُمُعَةِ ، وَتَكُونُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ ، وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ ، وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَاِحْتِرَاقِ السَّفْعَةِ الْخَوْصَةِ .))❶

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم ہونے سے پہلے (یہ نشانی ظاہر ہوگی کہ) زمانہ قریب آ جائے گا۔ اور سال مہینے کی طرح، مہینہ ہفتہ کی طرح، ہفتہ ایک دن کی طرح، ایک دن ایک گھنٹے کی طرح اور ایک گھنٹہ آگ کے شعلے کی طرح (تیزی سے گزرنے والا) ہو جائے گا۔''

حدیث :29

برکت اٹھ جائے گی

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَيْسَتْ السَّنَةُ بِـاَنْ لَا تُمْطَرُوا ، وَلٰكِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا ، وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا .))❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قحط یہ نہیں کہ تم پر بارش نہ برسے، بلکہ قحط یہ ہے کہ بارش خوب برسے لیکن زمین کوئی چیز نہ اُگائے۔''

---

❶ مسند احمد : 711/2، سنن ترمذی، کتاب الزهد، رقم : 2322۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة، رقم :7291.

سلام صرف خاص لوگوں کو کہا جائے گا

حدیث :29

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيْمُ الْخَاصَّةِ.)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب سلام صرف خاص لوگوں کو کہا جائے گا۔''

مسیلمہ کذاب ہلاک ہوگا

حدیث :31

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ: اِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، وَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَفِيْ يَدِ النَّبِيِّ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيدَةٍ، حَتّٰى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِيْ اَصْحَابِهِ قَالَ: لَوْ سَاَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ اَتَعَدّٰى اَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ، وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ، وَاِنِّي لَاُرَاكَ الَّذِي اُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ.)) [2]

''اور سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب رسول

---

[1] مسند احمد:1/509ـ525، السلسلة الصحيحة :2/246.

[2] صحيح بخاری، كتاب المناقب، رقم :3620.

اللہ ﷺ کے زمانے میں مدینہ منورہ آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد ﷺ اپنے بعد اپنی خلافت مجھے دے دیں تو میں ان کی پیروی کرتا ہوں۔ مسیلمہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے بہت سے لوگ بھی لے کر آیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں لکڑی کا ایک ٹکڑا تھا۔ آپ ﷺ مسیلمہ کے لوگوں کے پاس ٹھہرے اور ارشاد فرمایا: مسیلمہ! اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو میں تجھے یہ بھی نہ دوں گا اور میں تیرے بارے میں اللہ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کروں گا اور اگر تو واپس پلٹ گیا تو ضرور اللہ تجھے ہلاک کر دے گا اور بے شک میں تیرے بارے میں وہی جانتا ہوں جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے۔''

مہدی کا ظہور

حدیث: 32

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَةَ .)) [1]

''اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مہدی میرے خاندان اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوگا۔''

زمانۂ مہدی

حدیث: 33

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْمُ

[1] سنن أبوداؤد، کتاب الفتن، باب المهدی، رقم :3603/3.

السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ ، يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ ، وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ ، قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ ، وَحَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ ، وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ ، وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لَا أَرَبَ لِي بِهِ ، وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ ، وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ ، وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ ، فَذَلِكَ حِينَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا﴾ ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا ، فَلَا يَتَبَايَعَانِ وَلَا يَطْوِيَانِ ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ ـ فَلَا يَطْعَمُهُ ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ ـ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ ـ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا .)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے دو بڑی جماعتیں لڑائی کریں گی ان کے درمیان زبردست معرکہ ہوگا۔ دونوں کا نعرہ ایک ہی ہوگا نیز (30) کے قریب دجال کذاب رونما ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے یہاں

[1] صحيح بخاری ، كتاب الفتن ، رقم :7121 .

تک کہ علم ختم ہوجائے گا، زلزلے کثرت کے ساتھ ہوں گے، امام مہدی رحمہ اللہ کا زمانہ قریب آجائے گا، فتنے ظہور پذیر ہوں گے، قتل و غارت میں اضافہ ہوگا، مال و دولت کی فراوانی ہوگی، مالدار شخص کو غم لاحق ہوگا کہ کون اس سے صدقہ لے جب وہ اس پر صدقہ پیش کرے گا تو جس شخص پر صدقہ پیش کیا جائے گا وہ جواب دے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اور لوگ محلات کی تعمیر میں فخر کریں گے اور ایک شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے گا تو آرزو کرے گا اے کاش! میں اس کی جگہ ہوتا (تاکہ میں فتنوں کو نہ دیکھتا) اور سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا، جب سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوجائے گا اور سب لوگ اسے دیکھ لیں گے تو وہ سب ایمان لے آئیں گے (لیکن صورتِ حال اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مصداق ہوگی) کہ اس وقت کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا جس نے ایمان کے ساتھ اعمالِ صالح نہ کیے تھے اور (جب) قیامت قائم ہوگی تو (اس وقت) دو انسانوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلایا ہوا ہوگا ابھی خرید و فروخت طے نہ ہوگی اور نہ ہی وہ کپڑے کو لپیٹ سکیں گے۔ (جب) قیامت قائم ہوجائے گی تو (اس وقت) جب کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کے دودھ کو لے جارہا ہوگا ابھی اس نے اس کو پیا نہ ہوگا (جب) قیامت قائم ہوجائے گی (اس وقت) ایک شخص اپنے حوض کو پلستر کروا رہا ہوگا ابھی اس سے (اپنے جانوروں کو) پانی نہ پلاسکے گا (جب) قیامت قائم ہوجائے گی تو (اس وقت) ایک شخص نے لقمہ منہ کی جانب اٹھایا ہوگا ابھی اس کو کھایا نہ ہوگا۔''

بیت المقدس فتح ہوگا

حدیث :34

((وَعَنْ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ —وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ— فَقَالَ: اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوْتَانٌ- يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ- ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ- فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا.)) [1]

''اور سیّدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جنگ تبوک میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ چمڑے کے خیمے میں تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے چھ علامات کا شمار کر۔ میری وفات پانا، بیت المقدس کی فتح، بے شمار اموات کا ہونا جیسے بکریاں اچانک مرجاتی ہیں، مال کا زیادہ ہونا یہاں تک کہ ایک شخص کو سو دینار دیا جائے گا لیکن وہ ناراض ہوجائے گا، ایک فتنہ رونما ہوگا وہ عرب کے سبھی گھروں میں داخل ہوجائے گا (چھٹی علامت یہ ہے کہ) پھر تمھارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہوجائے گی لیکن وہ عہد شکنی کریں گے، وہ تمھارے پاس 80 جھنڈوں کے ساتھ مقابلہ کرنے آئیں گے، ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (12000 فوجی) ہوں گے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجزیة والموادعة، رقم :3176.

اسلام اجنبی ہو جائے گا

حدیث :35

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا كَمَا بَدَأَ، فَطُوْبٰى لِلْغُرْبَاءِ .)) ❶

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام اجنبی (حالت میں) شروع ہوا تھا، اور عنقریب اسی طرح اجنبی ہوکر لوٹے گا، جس طرح شروع ہوا تھا، پس اجنبی لوگوں (مسلمانوں) کے لیے خوشخبری ہے۔''

بکریوں کے چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنائیں گے

حدیث :36

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ بَارِزًا یَوْمًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ جِبْرِیلُ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمُ فِی الْبُنْیَانِ . فِی خَمْسٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ! ثُمَّ تَلَا النَّبِیُّ ﷺ : ﴿ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ... ﴾ (لقمان: 34) .)) ❷

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ لوگوں کے پاس تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا اور پوچھنے لگا کہ قیامت کب آئے گی؟

---

❶ مسند احمد: 512/2، صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 372.

❷ صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب سوأل جبریل النبی عن الاسلام والایمان والاحسان، رقم: 50.

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ بھی سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، البتہ میں تمہیں قیامت برپا ہونے کی کچھ نشانیاں بتائے دیتا ہوں۔ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور جب اونٹوں کے غیر معروف سیاہ فام چرواہے فلک بوس عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جائیں گے (تو قیامت قریب ہوگی) درحقیقت قیامت ان پانچ باتوں میں سے ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (ترجمہ) بے شک اللہ کو ہی قیامت کا علم ہے......''

فضول اور نکمّے باقی رہ جائیں گے

حدیث: 37

((وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ، الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ، لَا يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً.)) [1]

''اور سیّدنا مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک لوگ یکے بعد دیگرے رخصت (فوت) ہوجائیں گے، اور فضول لوگ باقی رہ جائیں گے، جس طرح جَو کا بھوسہ یا ردی کھجور باقی رہ جاتی ہے، اور اللہ تعالیٰ ان (فضول لوگوں) کی کچھ پرواہ نہیں کرے گا۔''

حسن بن علی رضی اللہ عنہما مسلمانوں کی جماعتوں میں صلح کرائیں گے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَ مَا كُنْتَ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب ذھاب الصالحین، رقم: 6434.

لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿١٠٢﴾ (یوسف : 102)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ غیب کی کچھ خبریں ہیں، یہ ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔ اور آپ ان (برادران یوسف) کے پاس نہیں تھے جب انھوں نے اپنی ایک بات پر اتفاق کیا تھا اور وہ مکر کر رہے تھے۔''

حدیث:38

((وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: اسْتَقْبَلَ وَاللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الْجِبَالِ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: إِنِّي لَأَرَى كَتَائِبَ لَا تُوَلِّي حَتَّى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللَّهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ: أَيْ عَمْرُو، إِنْ قَتَلَ هَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ: مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ؟ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ؟ مَنْ لِي بِضَيْعَتِهِمْ؟ فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِشَمْسٍ: عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، فَقَالَ: اذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ وَقُولَا لَهُ وَاطْلُبَا إِلَيْهِ، فَأَتَيَاهُ فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهُ فَطَلَبَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: إِنَّا بَنُو عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هَذَا الْمَالِ، وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا قَالَا: فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ، قَالَ: فَمَنْ لِي بِهَذَا؟ قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَصَالَحَهُ فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ

وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ .)) [1]

''اور سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ اللہ کی قسم جب حسن بن علی رضی اللہ عنہما معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں پہاڑوں جیسا لشکر لے کر پہنچے تو عمرو بن عاص نے کہا کہ میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں، جو اپنے مدمقابل کو تباہ و برباد کیے بغیر واپس نہیں جائے گا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم وہ ان دونوں آدمیوں میں سے زیادہ اچھے تھے، اے عمرو! اگر اس لشکر نے اس کو قتل کیا اور اس نے اس کو قتل کیا تو لوگوں کے امور میں میرے ساتھ کون اس کی ذمہ داری لے گا؟ لوگوں کی بیوہ عورتوں کی خبر گیری کے سلسلے میں میرے ساتھ کون ذمہ دار ہوگا؟ لوگوں کی آل اولاد میں میرے ساتھ کون ذمے دار ہوگا؟ بالآخر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ کے پاس قریش کی شاخ بنوعبد شمس کے دو آدمی، عبدالرحمٰن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر بن کریز بھیجے۔ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے کہا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور ان کے سامنے صلح کا پیغام پیش کرو اور ان سے اس کے بارے میں گفتگو کرو اور فیصلہ انھی کی مرضی پر چھوڑ دو، چنانچہ یہ لوگ آئے، دونوں نے گفتگو کی اور فیصلہ انھی (حسن بن علی رضی اللہ عنہما) پر چھوڑ دیا۔ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ان دونوں سے کہا: ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں اور ہم مال و دولت خرچ کرنے والے ہیں اور یہ لوگ خون خرابا کرنے میں ماہر ہیں، ان دونوں نے کہا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کو اتنا اتنا (مال) دینے پر راضی ہیں اور آپ سے صلح چاہتے ہیں، فیصلہ آپ کی مرضی پر چھوڑا ہے اور اس بارے میں آپ

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلح، رقم :2704.

سے پوچھا ہے۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی ذہ داری کون لے گا؟ دونوں نے کہا: ہم اس کے ذمے دار ہیں۔ حسن رضی اللہ عنہ نے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا، انھوں نے یہی جواب دیا کہ ہم ذمے دار ہیں، بالآخر آپ رضی اللہ عنہ نے صلح کرلی، پھر فرمایا: میں نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا: وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرماتے: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کروائے گا۔''

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنت کی خوشخبری سنائی

حدیث :39

((وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ: لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هٰذَا، قَالَ: فَجَاءَ الْمَسْجِدَ، فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالُوا: خَرَجَ وَوَجَّهَ هَاهُنَا، فَخَرَجْتُ عَلَى إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتَهُ، فَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بِئْرِ أَرِيسٍ، وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، فَقُلْتُ: لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْيَوْمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ، فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ،

ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: ادْخُلْ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يُرِيدُ أَخَاهُ يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ، ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ، وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَجِئْتُهُ، فَقُلْتُ لَهُ: ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُكَ، فَدَخَلَ: فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِءَ، فَجَلَسَ وِجَاهَهُ مِنَ الشَّقِّ الْآخَرِ، قَالَ شَرِيكُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ.)) [1]

"اور سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن انھوں نے اپنے گھر

---

[1] صحيح بخارى، رقم: 3674.

میں وضو کیا اور اس ارادے سے نکلے کہ آج سارا دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہوں گا، انھوں نے بیان کیا کہ وہ مسجد نبوی میں آئے اور نبی مکرم ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تو وہاں پر موجود لوگوں نے کہا کہ آپ ﷺ تشریف لے جاچکے ہیں، اور (ایک سمت اشارہ کرکے بتایا کہ) آپ ﷺ اس طرف گئے ہیں، چنانچہ میں آپ ﷺ کے بارے میں پوچھتا ہوا آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے نکلا، یہاں تک کہ (میں نے دیکھا کہ) آپ ﷺ بئر اُریس میں داخل ہورہے تھے۔ میں دروازے پر بیٹھ گیا، اس کا دروازہ کھجور کی شاخوں سے بنا ہوا تھا۔ جب آپ ﷺ نے قضائے حاجت کرلی اور وضو بھی کرلیا تو میں آپ ﷺ کے پاس گیا، اس وقت آپ ﷺ بئر اُریس کی منڈھیر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی پنڈلیاں کھول رکھی تھیں اور کنویں میں پاؤں لٹکائے ہوئے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام کہا اور واپس آکر پھر دروازے میں بیٹھ گیا۔ میں نے سوچا کہ آج رسول اللہ ﷺ کا دربان رہوں گا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور دروازہ کھولنا چاہا تو میں نے پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: ابوبکر، میں نے کہا: ٹھہریں، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور عرض کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے ہیں اور اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انھیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری بھی دے دو۔ میں واپس آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اندر تشریف لے آئیں اور سنیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور اسی کنویں کی منڈھیر پر رسول اللہ ﷺ کی دائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکالیے، جس طرح رسول اللہ ﷺ نے لٹکائے ہوئے تھے اور اپنی پنڈلیوں کو بھی کھول لیا، پھر میں واپس آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا، میں آتے وقت اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ آیا تھا، وہ

میرے ساتھ آنا چاہتے تھے۔ میں نے (دل میں) کہا کہ کاش اللہ تعالیٰ فلاں کو خبر دے دیتا، ان کی مراد اپنے بھائی سے تھی کہ اللہ ان کو یہاں پہنچادے، اسی دوران میں ایک آدمی نے دروازے پر دستک دی۔ میں نے پوچھا: کون ہے؟ انھوں نے جواب دیا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: ٹھہریں، میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور سلام کے بعد عرض کی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے ہیں اور اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انھیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری بھی دے دو۔ میں واپس آیا اور کہا کہ اندر تشریف لے آئیں اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔ وہ اندر داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ منڈھیر پر بائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکالیے، پھر میں واپس آ کر (اپنی جگہ پر) بیٹھ گیا۔ پھر میں نے (اپنے دل سے) کہا کہ کاش اللہ تعالیٰ فلاں کے ساتھ خیر چاہتا اور اسے یہاں پہنچا دیتا (اپنے بھائی کے بارے میں کہا) اتنے میں ایک اور صاحب آئے، دروازے پر دستک دی، میں نے پوچھا: کون صاحب ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، میں نے کہا: ٹھہریں، میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی) اطلاع دی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انھیں اندر داخل ہونے کی اجازت دے دو اور ایک مصیبت پر، جو انھیں پہنچے گی، جنت کی خوشخبری بھی دے دو۔ میں واپس آیا اور ان سے کہا کہ اندر تشریف لے آئیں اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ایک مصیبت پر جو آپ کو پہنچے گی، جنت کی خوشخبری دی ہے۔ وہ جب داخل ہوئے تو دیکھا کہ منڈھیر پر بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے وہ دوسری طرف رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے۔ راوی شریک بن عبداللہ نے کہا کہ سعید بن مسیّب نے فرمایا: میں نے اس سے ان کی قبروں کی تاویل کی ہے (کہ ان کی قبریں بھی اسی ترتیب سے ہوں گی۔''

اویس بن عامر قرنی رحمہ اللہ کے بارے میں پیشگوئی

حدیث :40

((وَعَنْ اُسَیْرِ بْنِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، اِذَا اَتٰی عَلَیْهِ اَمْدَادُ اَهْلِ الْیَمَنِ، سَاَلَهُمْ: اَفِیکُمْ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰی اَتٰی عَلَی اُوَیْسٍ، فَقَالَ: اَنْتَ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَکَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَاْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: یَاْتِی عَلَیْکُمْ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْیَمَنِ مِنْ مُرَادٍ، ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ، کَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ، فَاِنْ اسْتَطَعْتَ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ، فَاسْتَغْفِرْ لِی، فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ. فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: اَیْنَ تُرِیدُ؟ قَالَ: الْکُوفَةَ، قَالَ: اَلَا اَکْتُبُ لَكَ اِلَی عَامِلِهَا؟ قَالَ: اَکُونُ فِی غَبْرَاءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیَّ. قَالَ: فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ، فَوَافَقَ عُمَرَ، فَسَاَلَهٗ عَنْ اُوَیْسٍ، قَالَ: تَرَکْتُهٗ رَثَّ الْبَیْتِ قَلِیلَ الْمَتَاعِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: یَاْتِی عَلَیْکُمْ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْیَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ، کَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ، اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ، فَاِنْ اسْتَطَعْتَ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ. فَاَتٰی اُوَیْسًا فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لِی، قَالَ: اَنْتَ اَحْدَثُ

عَهْـدًا بِسَـفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِی ، قَالَ: اسْتَغْفِرْ لِی ، قَالَ: اَنْتَ اَحْـدَثُ عَهْـدًا بِسَـفَرٍ صَالِحٍ ، فَاسْتَغْفِرْ لِی ، قَالَ: لَقِیتَ عُمَرَ؟ قَـالَ: نَعَمْ ، فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ ، فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ ، فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهٖ قَـالَ اُسَیْـرٌ: وَكَسَوْتُهٗ بُرْدَةً ، فَكَانَ كُلَّمَا رَآهُ اِنْسَانٌ قَالَ: مِنْ اَیْنَ لِاُوَیْسٍ هَذِهِ الْبُرْدَةُ؟)) [1]

''اور سیّدنا اسیر بن جابر سے روایت ہے کہ امیر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب یمن سے مدد کرنے والے لوگ آتے تو وہ ان سے پوچھتے: کیا تم میں اویس بن عامر بھی کوئی شخص ہے؟ یہاں تک کہ امیر عمر رضی اللہ عنہ خود اویس کے پاس آئے اور پوچھا: کیا تمہارا نام اویس بن عامر ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم مراد قبیلے سے ہو؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں، عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: قرن میں سے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں، پھر پوچھا: آپ کو برص (پھلبہری) کا مرض تھا اور اب ٹھیک ہوگیا، اب صرف ایک درہم کے برابر باقی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، پھر پوچھا کیا تمہاری والدہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تمہارے پاس یمن والوں کی مدد کرنے والی فوج کے ساتھ اویس بن عامر آئے گا۔ وہ مراد قبیلے سے ہے، جو قرن کی شاخ ہے، اس کو برص کا مرض تھا، اب ٹھیک ہوگیا ہے، مگر درہم کے برابر ابھی باقی ہے، اس کی والدہ بھی ہے، جس کا وہ بڑا اطاعت گزار ہے، اس کا حال یہ ہے کہ اگر وہ اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کی قسم کو سچا کردے گا اور اگر تو طاقت رکھے کہ وہ تیرے لیے دعا کرے تو ایسا ضرور کرنا۔ لہٰذا آپ میرے لیے دعا کرو، اویس نے عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کہاں جانا

---

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، رقم: 6492.

چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: کوفہ میں، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں کوفہ کے حاکم کے نام تمھیں ایک خط لکھ دوں؟ انہوں نے کہا: مجھے خاکساروں میں رہنا اچھا لگتا ہے۔ جب دوسرا سال آیا تو کوفہ کے سرداروں میں سے ایک شخص نے حج کیا، وہ عمر رضی اللہ عنہ سے ملا، امیر عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے اویس کا حال پوچھا: وہ بولا: میں نے اویس کو اس حال میں چھوڑا کہ ان کے گھر میں اسباب کم تھے اور وہ تنگدست تھے۔ امیر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تمہارے پاس یمن والوں کی مدد کرنے والی فوج کے ساتھ اویس بن عامر آئے گا، وہ مراد قبیلے سے ہے جو قرن کی شاں ہے، اس کو برص کا مرض تھا، اب ٹھیک ہوگیا مگر درہم کے برابر ابھی باقی ہے، اس کی ایک ماں ہے جس کے ساتھ وہ نیکی کرتا ہے، اگر وہ اللہ پر قسم کھائے تو اللہ اس کی قسم کو سچا کردے، اگر تجھ سے ہوسکے کہ وہ تیرے لیے دعا کرے تو ضرور ایسا کرنا۔ وہ شخص (عمر رضی اللہ عنہ سے یہ باتیں سن کر) اویس رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میرے لیے دعا کرو۔ اویس نے کہا: تو ابھی اچھا سفر کرکے واپس آرہا ہے، لہٰذا تو میرے لیے دعا کر، اس شخص نے دوبارہ عرض کی کہ میرے لیے بخشش کی دعا کرو۔ اویس نے پھر وہی جواب دیا کہ تو ابھی اچھا سفر کرکے واپس آرہا ہے لہٰذا تو میرے لیے دعا کر، پھر پوچھا کہ کیا تو عمر رضی اللہ عنہ سے ملا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، اویس رحمہ اللہ نے اس کے لیے دعا کی، اس وقت لوگوں کو اویس رحمہ اللہ کے مقام و مرتبے کا علم ہوا، چنانچہ وہ وہاں سے سیدھے چلے گئے۔ اسیر راوی نے کہا کہ اویس رحمہ اللہ کا لباس ایک چادر تھی، جب کوئی آدمی اسے دیکھتا تو کہتا کہ اویس رحمہ اللہ کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی ہے؟''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیث نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم۔

2: الجامع الصحیح المسند، للإمام محمد بن إسماعیل البخاری، ومعه فتح الباری، المکتبة السلفیة، دارالفکر، بیروت۔

3: الجامع الصحیح للإمام محمد بن عیسی الترمذی، تحقیق: الشیخ أحمد شاکر، مطبعة مصطفی البابی الجلبی، القاهرة، 1398ھ۔

4: السنن لأبی داود سلیمان بن الأشعث السجستانی (ت 275ھ)، دار إحیاء السنة النبویة، القاهرة۔

5: السنن لعبد اللّٰہ محمد بن یزید القزوینی، ابن ماجه (ت 273ھ)، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی، مطبعة الحلبی، القاهرة۔

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المکتب الإسلامی، بیروت، 1398ھ۔

7: السنن لأبی عبد الرحمٰن أحمد بن شعیب النسائی (ت 303ھ)، مکتبة المعارف للنشر والتوزیع، الریاض۔

8: سلسلة الأحادیث الصحیحة للألبانی، طبعة مکتبة المعارف، الریاض۔

9: صحیح الجامع الصغیر للألبانی، طبعة المکتب الإسلامی۔

10: صحیح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقیق: محمد فؤاد عبدالباقی، دار إحیاء التراث، بیروت۔

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدین الهیثمی، منشورات دار الکتاب العربی، بیروت، 1402ھ۔

12: مشکوٰة المصابیح للتبریزی، تحقیق نزار تمیم وهیثم نزار تمیم، طبعة شرکة دار الأرقم بن أبی الأرقم، بیروت۔